



سوال

(127) کیا بیوی کا دودھ پینے سے طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی بیوی کا دودھ پی لیا اور اس وجہ سے بیوی کو لپٹنے اور پر حرام جان کر طلاق دے دی پھر ایام عدت میں ایک مولوی کے کہنے سے یا لپٹنے ہی طور سے جماع کر لیا پس کیا بیوی کا دودھ پینے سے زید پر اس کی بیوی حرام ہو گئی؟ اور کیا حرام سمجھ کر دی ہوئی طلاق شرعاً معتبر ہوگی اگر معتبر ہوگی کیا زید کا عدت کے اندر رجوع کر لینا درست اور صحیح ہوا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زید پر اس یک بیوی حرام نہیں۔ حرمت رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچہ مدت رضاعت یعنی: دو برس کی عمر کے اندر کسی عورت کا دودھ پی لے۔ دو برس کی عمر کے بعد دودھ پینے سے حرمت نہیں ثابت ہوتی آل حضرت ﷺ فرماتے ہیں **انما الرضاۃ من الجماعۃ (بخاری) لا یحرم من الرضاۃ إلا ما فتق الامعاء فی الشدی (ترمذی) عن ابن عباس قال: لا رضاع الا ما کان فی الحولین (دارقطنی) وغیرہ۔** لیکن شوہر کے لیے احتیاط اس میں ہے کہ بیوی کا دودھ نہ پیے کیوں کہ سلف میں حضرت عائشہ اور امام داؤد علامہ ابن حزم ظاہری وغیرہ حضرت سالم محلیہ ابی حذیفہ کے واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے رضاعت کبیر کے قائل ہیں پس ورع و احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے قطعی پرہیز کیا جائے۔

صورت مسؤلہ میں زید کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی اس کی اس مسئلہ سے ناواقفی والا علمی وقوع طلاق سے مانع نہیں ہوگی۔

واما شرط الطلاق علی الخصوص فیشان أحدهما: قیام القید فی المرأة نکاحا وعدة والثانی: قیام حل محل النکاح حتی لو حرمت بالمصاهرة بعد الدخول بها حتی وجبت العدة فطلقتها فی العدة لم یقع لزوال الحل واذا طلقتها ثم راجعها بیتی الطلاق وإن کام لایزل الحل والقید فی الحال (رئخ عالمیر 63/2)

اگر زید نے طلاق رجعی دی تھی تو رجوع کرنا درست ہوا اور اگر طلاق بائن دی تھی تو رجوع کرنے سے اس کی مطلقہ اس کی زوجیت میں واپس نہیں آئی اور یہ رجوع کرنا لغو ہے۔ ہاں اگر یہ مطلقہ راضی ہو تو نکاح جدید کے ذریعہ اس کو اپنی زوجیت میں لاسکتا ہے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

جلد نمبر 2 - کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 271

محدث فتویٰ